© rasailojaraid.com

محمد احمد حافظ

زلزلہ...... ہماری شامتِ اعمال

۸/ اکتوبر کو پاکستان کے بالائی حصوں میں خوفناک زلزلہ آیا...... جس نے چند سیکنڈوں میں شہروں، بستیوں اور دیہات کو تہ وبالا کر کے رکھ دیا...... مظفر آباد، بالاکوٹ اور باغ جو کبھی ہنستے بستے شہر تھے...... جہاں زندگی اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ موجود تھی...... جہاں پھول کھلتے، کلیاں چٹکتی، پودے مسکراتے اور پرندے چہچہاتے تھے...... جہاں کے مکین کشمیر کے حسن افروز ماحول سے اپنے لیے قوت، حرارت اور امنگ کشید کرتے اور دھیرے دھیرے گزرتے لمحات کے ساتھ کاروبارِ حیات میں مگن رہتے تھے...... آج قبرستان کا منظر پیش کر رہے ہیں...... کیا معلوم تھا کہ آٹھ اکتوبر کی صبح موت کا بھیانک پیغام لے کر نمودار ہو گی اور...... آن کی آن میں سب کچھ تہ وبالا کر کے رکھ دے گی......؟ ابھی تو ننھے منے، گول مٹول پھول سے بچوں نے ٹھیک سے اپنے بستے بھی ڈیسکوں پہ نہیں لگائے ہوں گے کہ زمین کی ایک زوردار کروٹ نے انہیں ہمیشہ کی نیند سو جانے پر مجبور کر دیا...... پوری ایک نسل سنگ وخشت کے بوجھ تلے دب گئی...... امیر وغریب، شاہ وگدا، نیک وبد سب اناگہانی آفت کی زد میں آئے اور منوں ملبے کے بوجھ تلے دب کر زندگی کے بوجھ سے آزاد ہو گئے...... جو زندہ بچے وہ غم واندوہ اور سکتے کی کیفیت میں ہیں...... سب کچھ ہی تو ختم ہو گیا...... بے شمار لاوارث بچے جن کے والدین انہیں بھری دنیا میں اکیلا چھوڑ کر اگلی زندگی کو سدھار گئے ہیں...... ان معصوموں کی بلکتی سسکتی بلبلاتی آوازیں...... پتھر دلوں کو بھی موم کر رہی ہیں...... کاخِ وطن پہ وہ کوہِ غم ٹوٹا ہے کہ ہر فرد نم دیدہ ہے...... اس زلزلے میں جو لوگ جان ہار گئے لاکھوں میں ہیں...... جو بے گھر ہوئے وہ بھی لاکھوں میں ہیں...... آزاد کشمیر کا شاید ہی کوئی گھر بچا ہو جو بالواسطہ یا بلاواسطہ اس زلزلے سے متاثر نہ ہوا ہو...... وزیر اعظم آزاد کشمیر اگر یہ کہتے ہیں کہ وہ قبرستان کے وزیر اعظم ہیں تو غلط نہیں...... اس لیے کہ وہاں اب بچا کیا ہے سوائے ملبے کے۔

اس عظیم سانحے کے موقع پر اہلِ وطن نے جس طرح دل کھول کر زلزلہ زدگان کی اشک شوئی کے لیے ایثار وقربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے امداد کے انبار لگائے ہیں وہ بجائے خود ایک داستان ہے...... وطن عزیز کا کوئی شہر یا قصبہ ایسا نہیں جہاں متاثرین زلزلہ کے لیے درجنوں امدادی کیمپ نہ لگے ہوں...... یقین نہیں آتا کہ یہ وہی گانے بجانے اور فلموں میں ڈوبی ہوئی قوم ہے یا کوئی اور......؟ حقیقت یہ ہے کہ ہم وطنوں کے اس بے مثال اور بے لوث تعاون نے دنیا کی بدترین قوم یہود کی فیاضی، سخاوت اور انسان دوستی کے قصیدے پڑھنے والے نام نہاد دانشوروں اور کالم نگاروں کے پروپیگنڈے پر پانی پھیر کر رکھ دیا ہے...... سچ ہے کہ ”خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی“ اس قوم کو لہو ولعب کے لولی پاپ دے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کر وقتی طور پر سلایا تو جا سکتا ہے مگر اس کے سینے سے مظلوم و مجبور اور بے بس مسلمان بھائیوں کے لیے دلی ہمدردی کے جذبات کو نہیں نکالا جا سکتا۔

سوچنے کا مقام ہے کہ اتنے بڑے پیمانے پر تباہی کیوں ہوئی ......؟ دہشت گردی کے خلاف نبرد آزما یونائیٹڈ اسٹیٹ آف امریکا میں قطرینا، فیلا اور ریٹا جیسے ہلاکت خیز طوفانوں کے بعد دہشت گردی کے خلاف فرنٹ لائن اسٹیٹ کا کردار ادا کرنے والے ملک میں خوفناک زلزلہ‘ واقعات و حوادث کے اسباب کا رخ متعین کرتا ہے......قدرتی حوادث کی صورت میں تنبیہات تو کافی عرصے سے جاری تھیں ......خصوصاً موجودہ پرویزی روشن خیالی کے دور میں بلوچستان میں طویل خشک سالی، بدین میں سیلاب، ماہ اپریل، مئی میں ملک کے بالائی حصوں میں شدید بارشوں اور سیلابوں کا سلسلہ، ٹرینوں کا بدترین حادثہ...... یہ تمام حوادث ہمارے لیے خاص پیغام تھے......لیکن روشن خیالی سے چندھیائی ہوئی آنکھیں اِدھر نہ دیکھ سکیں اور بالآخر اس سوئی ہوئی قوم کو جگانے اور جھنجھوڑنے کے لیے تاریخ کا بدترین حادثہ رونما ہو کر ہی رہا۔

ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ستر ماؤں سے زیادہ شفیق ہے...... ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ اس دنیا میں آنے والی آفتیں، بلائیں اور مصیبتیں ہمارے ہی اعمال کا نتیجہ ہوتی ہیں......سوال یہ ہے کہ آخر وہ کون سی بدعہدی یا نافرمانی ہے جس نے رحمت کو زحمت میں، شفقت کو قہر میں اور التفات کو عتاب میں تبدیل کر دیا ہے؟

ذرا غور کیجئے......! افغانوں کو تہ و بالا کرنے کے لیے فرعون وقت کو کندھا ہم نے دیا......کشمیری شہداء سے غداری ہم نے کی......اپنے ازلی دشمن بھارت کے ساتھ محبت کی پینگیں ہم نے بڑھائیں......فلسطین میں ظلم و ستم اور تعذیب و عقوبت کے طویل دور سے نبرد آزما مسلمان بھائیوں کو فراموش کر کے اسرائیل کے ساتھ محبت کے تعلقات ہم نے قائم کیے......گوانتانا موبے کے سینکڑوں پنجرے ہم نے آباد کیے......عراق پر امریکی یلغار کو ٹھنڈے پیٹوں ہم نے ہضم کیا ......یہ وطن جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا، یہاں سے اسلام کو رخصت کرنے کا ہر ممکن حربہ ہم نے استعمال کیا...... سودی کاروبار کو سرکاری تحفظ فراہم کر کے عذابِ الٰہی کو دعوت ہم نے دی......اسلامی معاشرت کو خیر باد کہہ کر ویسٹرن سولائزیشن کو ہم نے قبول کیا......غیروں کی نقالی ہمارا وطیرہ بن گیا......دین اسلام سے نہ صرف بغاوت اختیار کی بلکہ حکمران طبقہ مسلسل ہموطنوں کو اس بغاوت پر اکساتا رہا......اسلامی شعائر پردہ و حجاب اور داڑھی کا کھلم کھلا مذاق اڑایا گیا ......مجاہدین اسلام کو مطعون کیا گیا......علماء کرام کو تضحیک کا نشانہ بنایا گیا......دینی مدارس کو مسلسل ہراساں کیا گیا اور انہیں اپنا روایتی ڈھانچہ تبدیل کر کے سرکاری نصاب رائج کرنے پر مجبور کیا گیا۔ سرکاری اداروں کی جو صورتحال ہے وہ بھی قابل بیان نہیں......تعلیم سے لے کر صحت تک......تھانے سے لے کر عدالت تک......تجارت سے لے کر بینکوں تک‘ کہاں کہاں اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قوانین کو نہیں توڑا جا رہا......انفرادی سطح پر ہماری اکثریت اللہ کے احکام کی باغی ہے......گھر گھر ٹی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وی اور کیبل کی صورت میں فحاشی و عریانی کا راج ہے...... جھوٹ، دھوکہ دہی، بلیک مارکیٹنگ، رشوت ستانی، فرائض سے غفلت ہمارے مزاج بلکہ کلچر کا حصہ بن چکے ہیں...... کیا یہ تمام اسباب عذاب الٰہی کو دعوت دینے والے نہیں؟ ہمارے جس قسم کے اعمال ہیں حق تو یہ کہ زمین پھٹ پڑے...... آسمان چاہے تو خون برسائے یا پتھر...... ہماری طرف سے تو کوئی کسر نہیں!

ابن ماجہ میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میری امت جب پندرہ خصلتیں اختیار کرلے تو ان پر مصائب آئیں گے''۔ پوچھا گیا ''یا رسول اللہ! وہ خصلتیں کیا ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب غنیمت چند ہاتھوں میں رہ جائے...... امانت کو غنیمت سمجھ لیا جائے...... زکوٰۃ کو ٹیکس سمجھا جائے...... مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرے اور ماں کی نافرمانی کرے...... دوست سے نیکی کرے اور باپ سے جفا کرے...... مسجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں...... قوم کا سردار سب سے برا انسان ہو اور اس کے شر کے خوف سے اس کی عزت کی جائے...... شراب پی جانے لگے...... ریشم پہنا جائے...... گانے بجانے والیاں اور گانے کے آلات رکھے جائیں، اس امت کے بعد والے پہلے زمانے کے بزرگوں پر لعن طعن کریں...... تو اس وقت لال آندھی یا دھنسنے کے عذاب یا چہروں کے مسخ ہونے کا انتظار کرو''۔

ذرا غور کیجئے حدیث مبارکہ میں بتائی گئی علامات میں سے کون سی ہے جو ہمارے معاشرتی وجود میں نہ پائی جاتی ہو؟

صحیح ہے جس کیفیت میں سے ہم گزر رہے ہیں توبہ و استغفار اور رجوع اللہ کی اشد ضرورت ہے...... لیکن یہ بھی تو ضروری ہے کہ ہم اسبابِ عذاب کو یکسر چھوڑ کر اسبابِ مغفرت اختیار کریں...... اللہ تعالیٰ کی خفیہ و علانیہ نافرمانیوں کو ترک کردیں...... ورنہ نری توبہ و استغفار کس کام کی؟

الغازی مشینری سٹور
ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں
0641-462501
بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان

© rasailojaraid.com